بلکہ خوب ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ حدود حلال و حرام اور چیز ہیں، اور وہ مذاق اور چیز ہے جو اسلامی ذہنیت کے نشوونما سے ابھرتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کو خلط ملط نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ایک اسلامی نظام میں جس چیز کو ضابطہ کے طور پر حکماً نافذ کر سکتے ہیں وہ صرف حدودِ حلال و حرام ہیں۔ رہا وہ مذاق جو اسلامی ذہنیت کے ارتقاء سے ہم میں پیدا ہوتا ہے، تو اول تو ضروری نہیں ہے کہ وہ تمام اہلِ ایمان میں متفق علیہ ہو، دوسرے اگر وہ متفق علیہ بھی ہو تب بھی ہمیں اس کو "شریعت" قرار دینے کا حق نہیں ہے۔ شریعت تو صرف ان احکام کا نام ہے جو کتاب و سنت میں منصوص ہوں منصوصات سے ماوراء جو اجتہادی یا ذوقی امور ہوں ان کو رائج کرنے کے لیے استدلال، تعلیم، تربیت وغیرہ کے ذرائع استعمال کیے جا سکتے ہیں مگر ان کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

خواب میں زیارتِ نبویؐ

سوال۔ براہ کرم مندرجۂ ذیل سوال کے بارے میں اپنی تحقیق تحریر فرما کر تشفی فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری تمثیل میں نہیں آسکتا۔ او کما قال۔

اس حدیث کی صحیح تشریح کیا ہے؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس شکل و شباہت میں بھی خواب میں دیکھا جائے تو یہ حضورؐ ہی کو خواب میں دیکھنا سمجھا جائیگا؟ کیا حضورؐ کو لیدرپین لباس میں دیکھنا بھی آپ ہی کو دیکھنا سمجھا جائے گا؟ اور کیا اس خواب کے زندگی پر کچھ اثرات بھی پڑتے ہیں؟

جواب۔ اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضورؐ کی اصلی صورت میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ ہی کو دیکھا، کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہیں دی گئی ہے کہ وہ آپ کی صورت میں آکر کسی کو بہکا سکے۔ اس کی یہی تشریح حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ نے کی ہے۔ امام بخاری کتاب التعبیر میں ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اذا راٰہ فی صورتہ (جبکہ دیکھنے والے نے آپ کو آپ ہی کی صورت

میں دیکھا ہو)۔ علامہ ابن حجر صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ابن سیرین سے کہتا کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو وہ اس سے پوچھتے تھے کہ تو نے کس شکل میں دیکھا۔ اگر وہ آپ کی کوئی ایسی شکل بیان کرتا جو آپ کے حلیے سے نہ ملتی تھی تو ابن سیرین کہہ دیتے تھے کہ تو نے حضور کو نہیں دیکھا ہے۔ یہی طرزِ عمل حضرت ابن عباس کا بھی تھا جیسا کہ حاکم نے بسند نقل کیا ہے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ خود حدیث کے الفاظ بھی اسی معنی کی توثیق کرتے ہیں جن مختلف الفاظ میں یہ حدیث صحیح سندوں سے منقول ہوئی ہے ان سب کا مفہوم یہی ہے کہ "شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں آسکتا"۔ نہ یہ کہ شیطان کسی شکل میں آکر آدمی کو یہ دھوکہ نہیں دے سکتا کہ وہ آنحضور کو دیکھ رہا ہے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی جان لینی ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ سے کوئی امر یا کوئی نہی کا حکم سنے، یا دین کے معاملے میں کسی قسم کا ایماء آپ سے پائے تو اس کے لیے اس خواب کی پیروی اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ اس تعلیم یا ایماء کے مطابق کتاب و سنت ہونے کا اطمینان نہ کرے۔ اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لیے دین کا معاملہ خوابوں اور کشفوں اور الہاموں پر نہیں چھوڑا ہے۔ حق اور باطل اور صحیح اور غلط کو ایک روشن کتاب اور ایک مستند سنت میں پیش کر دیا گیا ہے جسے بیداری میں اور پورے شعور کی حالت میں دیکھ کر راہِ راست معلوم کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی خواب یا کشف یا الہام اس کتاب اور اس سنت کے مطابق ہے تو خدا کا شکر ادا کیجیے کہ اللہ نے حضور کی زیارت نصیب کی، یا کشف و الہام کی نعمت سے نوازا۔ لیکن اگر وہ اس کے خلاف ہے تو اسے رد کر دیجیے اور اللہ سے دعا مانگیے کہ وہ ایسی آزمائشوں سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔

ان دو باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بکثرت لوگ گمراہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں۔ متعدد آدمی میرے علم میں ایسے ہیں جو صرف اس بنا پر ایک گمراہ مذہب کے پیرو ہو گئے کہ انہوں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مذہب کے بانی کی توثیق کرتے یا اس کی طرف التفات فرماتے دیکھا تھا۔ وہ اس گمراہی میں نہ پڑتے اگر اس حقیقت سے واقف ہوتے کہ خواب میں کسی شکل کے انسان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے دیکھ لینا درحقیقت حضور کو دیکھنا نہیں ہے، اور یہ کہ خواب میں واقعی حضور ہی کی زیارت نصیب ہو تب